AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 6, Issue 1, June 2022, PP: 99-112
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

اردو کے منثور مولود ناموں پر کتب سیرت کے اثرات

Effects of Seerah Books on Urdu 'Molood Namās'

Muzaffar Iqbal [1], Muhammad Safdar Rashid [2]

[1] *Doctoral Candidate, Department of Urdu, Allama Ibqal Open University, Islamabad, Pakistan*
[2] *Assistant Professor, Department of Urdu, Allama Ibqal Open University, Islamabad, Pakistan*

ABSTRACT

The life of the Prophet (peace be upon him) is a source of spiritual solace for the Muslim Ummah. Thousands of books have been written on various aspects of the Prophet's life. The art of 'Seerah' writing emerged from Al-Maghāzī, the pioneer book of 'Seerah'. The events and miracles presented in Seerah books were incorporated into the 'Molūd Namās', 'Nūr Namās', 'Mieraj Namās' and 'Wafāt Namās'. Thus, in the 'Molood Namās', the miracles and events are described in an effective manner, taking its material from the books Al-Maghāzī and 'Seerah'. The primary purpose of 'Molūd Namās' is to acquaint the illiterate or less educated class with various aspects of the life of the Prophet (peace be upon him). 'Molūd Namās' in Urdu were compiled under the influence of the Quran, Hadith, books of Al-Maghāzī and 'Seerah'. This article deals with the description of 'Molūd Namās'. The researchers first presented the history of 'Molūd Namās' with the details of how and when they began. Then, a thorough discussion is made on the influence of Seerah books on 'Molūd Namās'. The distinctive factor of the paper is the description of various topics and subjects of 'Molūd Namās' along with brief details of each topic. The researchers included primary sources of Seerah in the description. The article concludes itself with a few suggestions and outcome of the research. This significant subject is opportune for all researchers of Seerah, students and teachers alike.
Keywords: *Seerah, Molood Namās, Al- Maghāzī, Mieraj Namās, Shamail Namās.*

تمہید:

امت مسلمہ کے لیے نبی پاک ﷺ کی ذات مبارکہ سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔کیوں کہ ہر مسلمان کا آپ ﷺ سے محبت اور عقیدت کا تعلق ہے۔اس کی وجہ آپ کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ ایک بھٹکی ہوئی قوم کو راہِ نجات دکھائی، گمراہی سے نکال کر راہِ ہدایت پر چلایا۔اسی لیے مسلمانوں کو قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے[1] کیوں کہ آپ ﷺ کا کلام اپنی خواہش سے نہیں ہوتا بل کہ اللہ تعالی کی نازل کردہ وحی ہوتی تھی، جسے آپ ﷺ اپنی زبان مبارکہ سے بیان فرماتے تھے۔جس شخصیت کی پیروی کرنا لازم ہو، اس کی زندگی کے احوال و واقعات سے آشنا ہونا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔اسی لیے امت مسلمہ کی فلاح کے لیے آپ ﷺ کی حیات طیبہ کا ایک ایک گوشہ محفوظ ہے اور آپ کی پوری زندگی عمدہ اخلاق کا مظہر ہے۔

لہذا رسولِ کریم ﷺ کی زندگی کے تمام پہلوؤں سے روشناس ہونا ہر مسلمان کے لیے لازمی ہے اور مسلمانوں کے لیے حکم ہے کہ آپ ﷺ کی حیات و اسوہ مبارکہ کا علم حاصل کریں کیوں کہ آپ ﷺ کی ذات ہر انسان کو بہترین زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھاتی ہے اور اس کے لیے نمونہ ہے۔نمونہ پر عمل تبھی ممکن ہے جب اس کا علم ہو۔ اسی لیے دنیا جہان کی شخصیات کا مطالعہ کیا جائے تو جتنی کتب آپ کی حیاتِ مبارکہ پر ملتی ہیں اتنی کتب کسی بھی اور شخصیت یا پیغمبر پر نہیں لکھی گئیں۔حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ سے قبل بھی انبیاء آئے، ان پر بھی آسمانی کتب نازل ہوئیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ان میں تحریف ہوتی چلی گئیں۔یوں نہ تو کسی سابقہ کتاب کا اصل متن ملتا ہے اور نہ ہی کسی پیغمبر کے مکمل حالات زندگی ملتے ہیں ماسوائے ان کے جو ہمیں قرآن و احادیث سے ملے ہیں۔لیکن جس طرح قرآن مجید کا ایک ایک حرف ، ایک ایک نقطہ آج بھی اسی طرح محفوظ ہے، جس طرح نازل ہوا تھا،بعینہٖ نبی پاک ﷺ کی زندگی مبارکہ کا ایک ایک گوشہ محفوظ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

حیات طیبہ سے متعلق اصناف ادب:

نبی پاک ﷺ کی زندگی کے ہر گوشے کو کتبِ سیرت میں محفوظ کیا گیا ہے نیز حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر لکھنے کے لیے کتبِ سیرت کے ساتھ ساتھ مختلف اصنافِ سخن وجود میں آئیں جیسا کہ نبی پاک ﷺ کی نورانی پیدائش کو لکھنے کے لیے نور نامہ وجود میں آیا ، سفر معراج کی تفصیل بیان کرنے کے لیے معراج نامہ ، ولادتِ مبارکہ کے ذکر کے لیے مولودنامہ ، وصالِ نبوی کے لیے وفات نامہ ، جب کہ آپ کے حلیہ مبارک کو قارئین تک پہنچانے کے لیے شمائل نامہ کی صنف موجود ہے۔جب کہ نبی پاک ﷺ کی مجموعی زندگی کو بیان کرنے کے لیے سیرت کا فن وجود میں آیا، ابتداء میں کتبِ مغازی وجود میں آئیں جن میں ان جنگوں کے حالات و واقعات تھے جن میں نبی پاک ﷺ نے شرکت کی تھی ، انہی سے کتبِ سیرت وجود میں آئیں اور بعد ازاں آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو پیش کرنے کے لیے دیگر اصناف وجود میں آئیں۔اس لیے وہ اصناف کتب سیرت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں تھیں۔

جہاں تک اردو مولود ناموں پر تحقیقی کام کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ڈاکٹر انور محمود خالد نے **"اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ"** کے عنوان سے مقالہ تحریر کیا۔ اس مقالے کا بنیادی مقصد تو اردو نثر میں تحریر کردہ کتب سیرت کا مطالعہ کرنا تھا تاہم سیرت کا موضوع، مولود ناموں سے ملحق ہے بل کہ مولود نامہ بھی سیرت کا ہی ایک حصہ ہے، اس لیے انہوں نے اردو کے منثور و منظوم مولود ناموں پر بھی بنیادی بحث کی ہے مگر اس میں مولود ناموں پر کتبِ سیرت کے اثرات کے بارے میں وضاحت نہیں کی گئی کہ آیا یہ مولود نامے براہ راست ان کتب سیرت سے متاثر ہوئے ہیں کہ نہیں۔ اسی طرح محمد مظفر عالم جاوید صدیقی نے مولود ناموں پر تحقیقی کام **"اردو میں میلاد النبی ﷺ، تحقیق، تنقید، تاریخ"** کے عنوان سے مقالہ کو الفاظ کا جامہ پہنایا ہے مگر اس مقالہ میں بھی کتبِ سیرت کے اردو مولود ناموں پر اثرات کو زیر بحث نہیں لایا گیا۔ گو کہ یہ مقالہ مزید تحقیق کے لیے شمع کا کردار ادا کر رہا ہے جیسا کہ اس میں مقالہ نگار نے بڑی عرق ریزی سے نہ صرف منثور بل کہ منظوم مولود ناموں کی تاریخ و موضوعات سے روشناس کرایا ہے مگر تحقیق میں ہمیشہ بات سے بات نکلتی جاتی ہے تو اسی طرح ایک موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے اس میں مزید تحقیق کی گنجائش ہمیشہ باقی رہتی ہے جو کہ اس کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ اسی طرح یہ موضوع ہے، جیسا کہ کتبِ مغازی سے کتبِ سیرت اور کتبِ سیرت سے دیگر اصناف نے جنم لیا اسی طرح مولود ناموں پر تحقیق کرتے ہوئے نہ صرف ان کی تاریخ و تنقید ضروری ہے بل کہ ان پر کتب سیرت کے اثرات کو واضح کرنا بھی ضروری ہے۔ کیوں کہ مولود نامے ایک الگ صنف کے طور پر متعارف ہوئے ہیں مگر ان میں مہیا کردہ معلومات انہی کتبِ سیرت سے اخذ کی گئی ہیں، مگر مولود ناموں کے مقاصد کتبِ سیرت سے الگ نوعیت کے ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ میں انہیں کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

مولود نامے کا آغاز:

مولود نامے کے ضمن میں ابن دحیہ کلبی (544ھ-633ھ) پہلے مولود نامہ نگار ہیں، جس نے **"التنویرفی مولد سراج المنیر"** کے نام سے 406ھ میں پہلا مولود نامہ لکھا۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر انور محمود خالد لکھتے ہیں:

> "رہا عربی میں سب پہلے مولود شریف کی پہلی کتاب لکھنے کا شرف تو وہ ابوالخطاب عمر بن حسن دحیہ کلبی اندلسی بلنسی کے حصے میں آیا، جنہوں نے پہلے تو **'مستوفی'** نامی کتاب میں اسماءالنبی تحریر کیے اور پھر مولود شریف کی پہلی کتاب لکھی، جس کا نام ابن خلکان نے **'التنویر فی مولود سراج المنیر'** اور بعض مصنفین نے **'التنویر فی مولد البشیروالنذیر'** لکھا ہے۔ ابن دحیہ نے خراسان جاتے ہوئے اربل پہنچ کر 604ھ میں سلطان مظفر شاہ کو یہ کتاب پیش کی۔"[2]

لیکن محمد مظفر عالم جاوید صدیقی، عبدالرحیم بن احمد یمنی کو پہلا مولود نامہ نگار تسلیم کرتے ہوئے ان کا تعلق پانچویں صدی ہجری سے بتاتے ہیں کہ انہوں نے **'مولد النبی ﷺ'** کے نام سے مولود نامہ تحریر کیا۔[3]

بہر حال یہ بات تو طے شدہ ہے کہ مولودناموں کے بیشتر واقعات ابتدائی دور کی کتب سیرت ومغازی سے ہی اخذ کیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں محمد مظفر عالم جاوید صدیقی لکھتے ہیں:

> "کتب سیرت و مغازی کے ابتدائی نقوش حضرت عمر بن عبدالعزیز (متوفی 101ھ) کے زمانے سے پہلے بھی ملتے ہیں۔

ان کے حوالے کتب سیرت میں جا بجا ملتے ہیں۔دراصل نبی کریم ﷺ کی سیرت و سوانح پر ہر دور میں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں۔ان سیرت نگاروں میں ابان بن عثمان(86ھ تا 105ھ) ، عروہ بن الزبیر (م 94ھ)، شرجیل بن سعد (م123ھ) ، وھب بن منبہ (م 110ھ)،عبداللہ بن ابی بکر بن حزم(م130ھ)،عاصم بن عمر(م 119ھ)،ابن شہاب الزہری(م124ھ)،موسیٰ بن عقبہ (م141ھ)،معمر بن راشد (154ھ)، محمد بن اسحاق(م151ھ)،ابو معشر الہندی(م170ھ)، الواقدی (م207ھ)، ابن ہشام (م213ھ) اور محمد بن سعد (م230ھ) وغیرہ زیادہ اہمیت کا حامل ہیں۔ان کی کتابوں کو امہات الکتب کا درجہ حاصل ہے کیوں کہ باقی کتابیں ان کے بعد کی لکھی گئی ہیں اور ان میں مذکور واقعات و احوال کم و بیش انہی ابتدائی کتابوں سے ماخوذ ہیں۔"[4]

نثری مولودنامے پر کتب سیرت کے اثرات:

اب یہاں اردو کے نثری مولود ناموں کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے کہ کس طرح کتب ِسیرت نے ان پر اپنے اثرات مرتب کیے۔یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ یہ مولود نامے انہی کتبِ سیرت سے ماخوذ ہیں اوران کتب سیرت میں بیان کردہ احوال و واقعات بھی متذکرہ بالا قدیم کتب مغازی سے اخذ کی گئی ہیں ، جیسا کہ سرسید احمد خاں نے **جلاءالقلوب بذکر المحبوب** کے آخر میں لکھا ہے:

"سید احمد خاں بہادر جنگ نے اس رسالہ کو سرور المحزون سے ماخوذ کیا اور چند مطالب **مدارج النبوت** سے اس میں بڑھائے۔" [5]

ڈاکٹر آفتاب احمد آفاقی بھی میلادناموں میں بیان کردہ روایات کو کتب احادیث اور کتب سیرت سے ملاتے ہوئے لکھتے ہیں:

> " کہاجاتا ہے کہ میلاد ناموں کی ان روایتوں کی ابتداء طبرانی ، بیہقی ، ابونعیم وغیرہ محدثین کی تالیفات سے ہوتی ہے ، جو بعد کے محدثین اور سیرت نگاروں کے لیے نمونہ بن گئیں۔سیرت پر بعد میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں یہ روایت منقول ہیں ان کا اولین ماخذ یہی کتابیں ہیں۔" [6]

اسی طرح تمام مولود ناموں میں موجود روایات میں سے بیشتر روایات انہی کتب سیرت سے اخذ کردہ ہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارک کے وقت کے مشہور معجزات میں سے ہے کہ آپ کی ولادت کی شب ایوانِ کسریٰ لرز اٹھااور اس کے چودہ کنگرے گر گئے اور فارس کا آتش کدہ جو کہ ہزار سال سے دہک رہاتھا، بجھ گیا اور دریائے سادہ کا پانی خشک ہو گیا۔یہ معجزات اکثر میلاد ناموں اور کتبِ سیر میں بیان کیے گئے ہیں۔سرسید احمد خاں کا **جلاءالقلوب بذکرالمحبوب** ہو، مولانا الطاف حسین حالی کا مولود شریف ہویا امیر احمد امیر مینائی کا خیابان آفرینش ہو، ان تمام مولود ناموں میں یہ معجزات پائے جاتے ہیں۔ انہی معجزات کو **مدارج النبوت** میں یوں بیان کیا گیا ہے:

> "حضور اکرم کی ولادت مبارکہ کے وقت جس قدر کرامتیں اور نشانیاں ظاہر ہوئیں۔وہ حیطۂ بیان اور گنتی و شمار سے باہر ہیں اور جتنا کچھ بیان کیا گیا ہے ان کا یہ کچھ حصہ ہے۔سب سے مشہور و روشن اور حیرت و تعجب میں

ڈالنے والی بات کسریٰ کے محل کا لرزنا کانپنا اور اس کے چودہ کنگرے کا گر پڑنا ہے۔۔۔ انہیں نشانیوں میں سے دریائے سادہ کا خشک ہونا اور اس کا پانی زمین میں چلا جانا اور اس نالے کا جاری ہونا جسے وادی سماوہ کہتے ہیں جو ہزار برس سے خشک تھا۔فارسیوں کے آتش کدہ کی آگ کا بجھ جاناہے جو ہزار برس سے روشن تھی۔"[7]

کتب سیرت سے واقعات و معجزات کو اخذ کرنے اور ان کتب کے مولود ناموں پر اثرات کے بارے میں سرسید احمد خاں نے اعتراف کیا ہے کہ ان کے واقعات **سرورالمحزون**اور **مدارج النبوت** سے اخذ کیے گئے ہیں۔اسی طرح خیابان آفرینش میں امیر احمد امیر مینائی نے تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے یہ مولود نامہ نہ صرف مولود برزنجی کا ترجمہ ہے بل کہ اس میں حسب ضرورت **مدارج النبوت** اور **بذل القوۃ فی سنی النبوۃ**سے بھی روایات اخذ کی ہیں۔وہ فنِ مولود نامہ نگاری اور فنِ سیرت نگاری کو فن حدیث کی کسوٹی پر پرکھنے کے قائل نہیں ہیں بل کہ معتبرو مشہور روایات کو کتب احادیث اور کتب سیرت سے اخذ کر کے مولود نامہ لکھنے کے حق میں ہیں ، اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

"اپنے نزدیک روایات معتبرہ جو صحاح اور سیر معتبرہ و مشہورہ کے موافق ہیں درج کیے۔پھر بھی یہ کہاجا سکتا ہے کہ مولد ایک کتاب سیر و تاریخ کی ہوتی ہے حدیث کی کتاب نہیں ہے کہ باب تصحیح میں فن حدیث کے قواعد اس پر جاری کیے جائیں اور اس نظر سے دیکھا جائے اس میں تو اس قدر کافی ہے کہ کچھ روایات صحاح سے اور کچھ سیر مشہور ہ سے لے لیے جائیں۔۔اس قدر تصحیح کی حاجت تو دین کے احکام ثابت کرنے والی روایتوں میں ضرور ہوتی ہے۔"[8]

کسریٰ کے کنگروں کا گرنا، آتش کدے کابجھ جانااور دریائے سادہ کے خشک ہونے جیسے معجزات نہ صرف مدارج النبوت میں درج ہیں بل کہ سیرت کی قدیم اور جدید کتب میں بھی مذکور ہیں جیسا کہ مولانا شبلی نعمانی نے **سیرت النبی** کی پہلی جلد میں یہی معجزات بیان کیے ہیں۔وہ اس ضمن میں لکھتے ہیں:

"ارباب سیر اپنے محدود پیرایہ ءبیان میں لکھتے ہیں کہ آج کی رات ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے، آتش کدہ ءفارس بجھ گیا، دریائے سادہ خشک ہو گیا، لیکن سچ یہ ہے کہ ایوان کسریٰ نہیں بل کہ شان عجم، شوکت اسلام، اوج چین کے قصر ہائے فلک بوس گر پڑے۔آتش فارش نہیں بل کہ جحیم شر، آتش گمراہی سرد ہو کر رہ گئے، صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی ، بت کدے خاک میں مل گئے، شیرازہ مجوسیت بکھر گیا، نصرانیت کے اوراق خزاں دیدہ ایک ایک کر کے جھڑ گئے۔"[9]

یہی معجزات **'سیر ۃ الرسول'** میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بیا ن کیے ہیں۔سیر ت کی یہ کتاب دراصل حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فارسی زبان میں **'سرور المحزون'** کے نام سے تالیف کی جس کا ترجمہ **'سیرۃ الرسول'** کے نام سے خلیفہ محمد عاقل نے کیا۔اس کتاب ِسیرت کا بغور مطالعہ کیا جائے تو اس کی اختصار نویسی اس کو مولود ناموں سے جا ملاتی ہے۔اس کا متن تقریباً 85 صفحات پر مبنی ہے جس میں آپ کا نسب نامہ ، ولادت، رضاعت سے لے کر وفات شریف تک کا

ذکر کیا گیا ہے اور سر سید احمد خاں نے بھی 'جلاءالقلوب بذکر المحبوب' کے نام سے جو مولود نامہ تالیف کیا ہے اس میں سارے احوال و واقعات ، اسی **سرور المحزون** سے ماخوذ ہیں اور کچھ واقعات **مدارج النبوت** سے بیان کیے ہیں۔یوں یہ کتاب **'سرور المحزون'** ایک طرف مولود ناموں کی تخلیق کا باعث بنتی ہے تو دوسری طرف یہ سیرتِ رسول کی کتاب ہے۔

نبی پاک ﷺ کا شجرہ نسب، نور محمدی کی روایات، خاتون کا جناب عبداللہ کو پسند کرنا، سیدہ آمنہ کاجناب عبداللہ سے نکاح، ولادت مبارکہ کے وقت معجزات کا رونما ہونا، وقت ولادت آپ کا دست دعا اٹھانا، ایوان کسریٰ کے کنگرے گرنا، آتش کدے کا بجھنا، ستاروں کابارش کی طرح برسنا، یہ ایسے معجزات ہیں جو تقریباًہر مولود نامے میں موجود ہیں۔اس کے بعد آپ کا زمانہ رضاعت اور اس دور کے معجزات ، سبھی مولود ناموں میں پائے جاتے ہیں۔ان تمام معجزات و واقعات کو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ابن اسحاق کی کتاب کا شمار سیرت کی قدیم ترین کتب میں ہوتا ہے۔زمانہ حمل کے وقت کی کرامات کو بیان کرتے ہوئے ابن اسحاق لکھتے ہیں:

"جناب آمنہ فرماتی ہیں کہ دوران حمل میں نے دیکھا کہ ایک نور چہرے جسم سے نکلا جو سارے عالم کو محیط ہو گیا۔اس کے بعد ایک اور نور کی روشنی میں ملک شام کے شہر بصریٰ مکہ سے نظر آنے لگا۔"[10]

یہی موضوعات ہیں جو کہ اردو کے نثری مولود ناموں میں پائے جاتے ہیں۔جیسا کہ **'انوارالاعجاز'** میں میر مہدی مجروح نے ولادت کے وقت کے ان معجزات یعنی بتوں کا اوندھے منہ ہو کر گرنا، ایوان کسریٰ کے کنگروں کا گرنااور آتش کدۂ فارس کا بجھناوغیرہ کو بیان کیا ہے جو کہ سیرت کی کتب سے ہی ماخوذ ہیں۔وہ ان معجزات کو بیان کر تے ہوئے لکھتے ہیں:

"جتنے بت روئے زمین پر تھے وہ سب اوندھے ہو کر گر پڑے او ر ایوان نوشیروان بادشاہ عجم کا متزلزل ہوا اور چودہ کنگرے اس کے گر پڑے اور دریاچہ سادہ جس کی وہ پرستش کرتے تھے وہ زمین میں غائب ہو گیا اور وادی سماوہ میں جو رود کہ ہزار برس سے خشک تھاوہ جاری ہو گیا اور آتشکدۂ فارس کہ ہزار برس سے برابر گرم چلا آتا تھا وہ سرد ہو گیا۔"[11]

قدیم کتب سیرت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مابعد تخلیق پانے والی کتب سیر اور دیگر اصناف یعنی نور نامہ، ولادت نامہ،معراج نامہ، شمائل نامہ اور وفات نامہ انہی قدیم کتب سیر کے زیر سایہ وجود میں آئیں اور وہی روایات ، واقعات و معجزات ان میں سرایت کر تی چلی گئیں۔ابن اسحاق کی کتاب المغازی جس کو بعد میں اضافوں کے ساتھ ابو محمد عبدالمالک بن ہشام المعافیری نے ترتیب دیا اور اس کو سیرت رسول کا نام دیا، اس میں وہ تمام واقعات و معجزات پائے جاتے ہیں جو کہ بعد ازاں میں اردو میں تخلیق ہونے والے مولود ناموں میں ہیں۔گو کہ یہ ممکن ہے کہ اردو مولود ناموں کے ہر مولف نے سیرت کی اس کتاب سے استفادہ نہ کیا ہو مگر اس امر سے اختلاف کی گنجائش نہیں کہ اس کتاب سے اخذ شدہ واقعات و معجزات کو دیگر کتب سیرت میں بیان کیا گیا ہے اور ان سے اردو کے مولود نامہ نگاروں نے بالواسطہ طور پر استفادہ کیا ہے۔کیوں کہ اس کتاب میں وہ تمام موضوعات پائے جاتے ہیں جو ان مولود ناموں میں بیان ہو ئے ہیں۔ان میں چیدہ چیدہ یہاں بیان کیے جاتے ہیں؛ نبی

پاک ﷺ کا سلسلہ ٔنسب ، عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاد ، ولادت رسول ﷺ کا ذکر ، حضرت عبدالمطلب کا ایک لڑکے کو ذبح کرنے کی منت ماننا، آپ ﷺ کی ولادت اور رضاعت، حضرت آمنہ اور عبدالمطلب کی وفات، قصہ بحیرا، انجیل میں آپ کی صفات ، پتھروں اور درختوں کا سلام کرنا ، پہلی وحی کا نزول اور ہجرت کے واقعات ، قابل ذکر ہیں۔یہ ایسے واقعات ہیں جو کہ اردو کے مولود ناموں کی زینت بنتے چلے آرہے ہیں، لیکن یہ سیرت النبی کی جلد اول سے ماخوذ ہیں۔دوسری جلد میں واقعہ معراج ، آپ کا حلیہ مبارک، ابوطالب اور حضرت خدیجہ کی وفات، ہجرت مدینہ اور اس کے واقعات، غزوات اور سرایا کے واقعات ایسے موضوعات ہیں جو مولود ناموں میں کثرت سے موجود ہیں۔ان میں سے معراج کا واقعہ بیان کرنے کے لیے معراج نامے وجود میں آئے لیکن اکثر مولودنامہ نگاروں نے اس واقعے کو مولود ناموں میں بھی سمویا ہے۔جب کہ سیرت النبی کی تیسری جلد میں سے غزوات کے احوال و واقعات ، معجزات، آپ کی علالت، ازواج مطہرات ، وفات، تجہیز و تکفین اور دفن وغیرہ کے موضوعات مولود ناموں میں بیان ہوئے ہیں۔آپ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے ابن ہشام لکھتے ہیں:

> "آپ ﷺ نہ دراز قامت تھے، نہ بہت پست قد، میانہ قامت لوگوں میں تھے اور نہ بہت گھونگھر والے بال تھے اور نہ بہت موٹے اور نہ بہت دبلے پتلے، سفید رنگ میں سرخی جھلکتی ہوئی،سر مگیں آنکھیں،پپوٹوں کے کنارے دراز، بڑے بڑے جوڑ بند، شانوں کے درمیان کا حصہ بڑا، سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر، تمام جسم بالوں سے خالی، ہتھیلیاں اور تلوے پر گوشت۔"[12]

خواجہ حسن نظامی نےمیلادشریف کی محافل میں پڑھنے کے لیے **میلاد نامہ** اور **رسول بیتی** تحریر کی، اس کے موضوعات میں میلاد شریف کے فضائل،واقعات کی مدد سے بیان کیے ہیں۔اس کے بعد انہوں نے آپ ﷺ کے حسب نسب کا ذکر کرتے ہوئے ان کی کرامات بیان کی ہیں، اصحاب فیل کا واقعہ بیان کیا۔آپ ﷺ کی پیدائش کی سال کے حوالے سے حضرت ابن عباسؓ اور ابن اسحاق کی روایت کا سہارا لیتے ہیں۔یعنی انہوں نے یہ کتاب قدیم کتب کی مدد سے ہی تالیف کی ہے جس کا اعتراف وہ خود کرتے ہیں:

> "میں نے یہ میلاد نامہ دو ہفتہ میں لکھا ہے اور حتی المقدور معتبر کتابوں سے اس کو مرتب کیا ہے۔طبری ، ابن کثیر، شمس التواریخ اور مشکوٰۃ و ترمذی سے زیادہ تر اس میں مدد لی گئی ہے۔"[13]

آپ کے حسب نسب کا بیان:

آپ ﷺ کے حسب نسب کو نہ صرف سیرت کی کتب میں بیان کیا گیا ہے بل کہ یہیں سے اخذ کر کے مولود ناموں کا حصہ بنایا گیا ہے جس میں آپ سے لے کر آپ کے والدین، دادا، پردادا اور آدم تک کا نسب ملتا ہے۔ مگر آپ کے والدین بارے تفصیلی واقعات بیان ہوئے ہیں جیسا کہ ایک عورت کے حضرت عبداللہ پر فدا ہونے کا واقعہ خواجہ حسن نظامی نے **میلادنامہ** اور **رسول بیتی** میں بیان کیا ہے اور یہی واقعہ ابتدائی دور کی سیرت کی کتب میں پایا جاتا ہے۔ یہاں پر اس کا موازنہ کیا جاتا ہے کہ اس مولودنامے اور کتب سیَر میں اس واقعے کو کس انداز میں بیان کیا گیا ہے۔اس واقعے کو قلم بند کرتے ہوئے خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں:۔

"عبد المطلب اونٹ قربان کر کے حضرت عبد اللہ کا ہاتھ پکڑے گھر کو آرہے تھے۔ راستہ میں ایک مشہور دولتمند اور قیافہ شناس عورت نے حضرت عبد اللہ کو دیکھا اور ان سے کہا کہ اگر تو آج کی رات میرے پاس رہے۔ تو میں تجھ کو اتنے ہی اونٹ دوں گی۔ جتنے تیرے باپ نے تجھ پر قربان کئے ہیں۔ حضرت عبد اللہ نے کہا میں اپنے باپ سے الگ ہو کر رات کو یہاں نہیں رہ سکتا۔ یہ کہا اور چلے آئے۔ اسی روز حضرت عبد اللہ کا حضرت آمنہ سے نکاح ہو گیا۔"[14]

اسی واقعہ کو ابو عبید اللہ محمد بن اسحاق بن یسار المطلبی نے **سیرت رسول پاک** جو کہ آپ کے حالات پر لکھی جانے والی پہلی ہے، میں بیان کیا ہے۔ (اس کتاب کا اردو ترجمہ علامہ محمد اطہر نعیمی نے کیا ہے) اس کتاب میں حضرت عبد اللہ کا واقعہ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:۔

"جب جناب عبد المطلب جناب عبد اللہ کے فدیہ کے اونٹوں کو ذبح کرنے سے فارغ ہوئے اور جناب عبد اللہ کو گھر لیے جارہے تھے تو راستہ میں ایک خاتون جس کا تعلق بنو اسد سے تھا کھڑی تھی یہ حسن و جمال جاہ و جلال کا مرقع تھی اور اس کے قبیلہ میں اس جیسی اور کوئی ہمہ صفت موصوف عورت نہ تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ورقہ بن نوفل کی بہن تھی۔ اس کی نظر جب جناب عبد اللہ پر پڑی اور اس نے پیشانی عبد اللہ میں نور (محمدی) چمکتا دیکھا تو جناب عبد اللہ کے پاس آکر کہا۔ عبد اللہ کہاں جارہے ہو انہوں نے کہا اپنے والد کے ساتھ اس عورت نے کہا کیا تمہارے لیے ممکن ہے کہ تم اس وقت میرے ساتھ چل کر خلوت کر و اس کے بدلہ میں تم کو سو اونٹ دوں گی اور اس طرح ان اونٹوں کی جو تمہارے فدیہ کے طور پر ذبح کئے گئے ہیں نقصان کی تلافی ہو جائے گی اس کے علاوہ اور جو کچھ تم چاہو گے وہ تمہیں دیا جائے گا۔ جناب عبد اللہ نے کہا اس وقت تو میں اپنے والد کے ساتھ جارہا ہوں اور اس وقت کہیں جانا میرے لئے ممکن نہیں۔"[15]

جہاں ابن ہشام کے تحریر کردہ دیگر واقعات کو بھی مولود نامہ نگاروں نے اپنے مولود ناموں میں سمویا ہیں اسی طرح حضرت عبد اللہ سے اظہار قربت کی خواہش کرنے والی عورت کے واقعہ کو بھی مولود ناموں میں پرویا ہے۔ مگر ابن ہشام نے بھی اس واقعہ کو ابن اسحٰق سے ہی نقل کیا ہے۔ ابن ہشام اس واقعہ کو یوں الفاظ کا جامہ پہناتے ہیں:۔

" حضرت عبد المطلب عبد اللہ کا ہاتھ پکڑے وہاں سے لوٹے اور لوگوں کا خیال ہے کہ وہ انہیں ساتھ لئے بنی اسد بن عبد العزیٰ ابن قصی بن کلاب ابن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر کی ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدلعزیٰ کی بہن تھی اور کعبۃ اللہ کے قریب ہی تھی اس عورت نے جب عبد اللہ کے چہرے کو دیکھا تو ان سے کہا اے عبد اللہ کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا اپنے والد کے ساتھ جارہا ہوں۔ اس نے کہا تمہیں اتنے ہی اونٹ دوں گی جتنے تمہارے فدیے میں ذبح کئے گئے ہیں تم اس وقت میرے ساتھ ہمبستر ہو جاؤ۔"[16]

یوں اس واقعہ کو بیشتر مولود نامہ نگاروں نے بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عبد المطلب کے نام کی وجہ تسمیہ کو بھی خواجہ حسن نظامی نے نقل کیا ہے اور یہ بھی صرف مولود ناموں میں ہی نہیں پایا جاتا ہے بل کہ اس سے قبل ابن اسحٰق، ابن ہشام کے علاوہ مولانا شبلی نعمانی نے بھی اس واقعہ کو بیان کیا ہے جیسا کہ شبلی نعمانی اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اس کا نام شیبہ رکھا گیا، اس نے قریبا 8 برس تک مدینہ میں پرورش پائی، ہاشم کے بھائی جن کا نام مطلب تھا ان کو یہ حالات معلوم

ہوئے تو فوراً مدینہ روانہ ہوئے، وہاں پہنچ کر بھتیجے کی جستجو، سلمیٰ نے ان کے آنے کا حال سنا تو بلوا بھیجا، تین دن مہمان رہے، چوتھے دن شیبہ کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ روانہ ہوئے، ان کی عمر 8 برس کی تھی یہاں آ کر ان کا نام عبد المطلب پڑ گیا۔"[17]

سیرت و مولود نامے میں واقعہ معراج:

آپ کے حسب نسب کی طرح معراج شریف کا واقعہ بھی مولود ناموں کی زینت بنا، گو کہ اس کے لیے الگ بھی صنف سخن "معراج نامہ" کی صورت میں موجود ہے مگر پھر بھی بعض مولود نامہ نگاروں نے واقعہ معراج شریف کو مولود ناموں کا حصہ بنایا اور اس کی تفصیل انہی کتب سیر و مغازی سے اخذ کیں۔ مولوی محمد علی خاں سعیدی، مولود سعیدی میں معراج شریف کے واقعات کو مختصراً بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "آنحضرت ﷺ کے ساتھ جناب باری نے نوے ہزار باتیں بھید اور حکم اور منع اور ارشاد کی کیں۔ پھر خطاب ہوا کہ محبوب میرے اپنی امت کے مقامات اور انواع و اقسام نعمتہائے بہشت ملاحظہ فرمایئے تب آپ بحکم پرودگار بہشت کی طرف تشریف لے چلے دیکھا کہ ایک فرشتہ نیک خو خوش خلق کرسی عظیم الشان پر بیٹھا ہے اور بہت سے خوبصورت فرشتے اس کے گرد کھڑے ہیں آنحضرت ﷺ نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون فرشتہ ہے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ داروغہ بہشت ہے۔"[18]

واقعہ معراج کو مولود نامہ نگار، خواجہ حسن نظامی نے بھی بیان کیا ہے تاہم سیرت کی تمام کتب میں یہ واقعہ پایا جاتا ہے خواہ وہ ابن اسحٰق ہوں یا ابن ہشام یا موجودہ عہد کے سیرت نگار، سب نے واقعہ معراج کو سیرت کی کتب میں بیان کیا ہے اور یہیں سے مولود نامہ نگاروں نے اس واقعہ کو اخذ کر کے پیش کیا ہے۔

سیرت کی کتب اور مولود ناموں کے موضوعات:

سیرت کی کتب اور مولود نامے کے بیشتر موضوعات یکسانیت رکھتے ہیں، جس کی وجہ مولود ناموں کا کتب سیرت سے جنم لینا ہے اور ان میں روایات بھی ایک جیسی ملتی ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمد عبدالحلیم شرر نے ولادت سرور عالم کے نام سے علامہ ابن جوزی سے منسوب مولد شریف کا ترجمہ کیا لیکن وہ اس پر علامہ ابن جوزی کی تصنیف ہونے بارے شک کا اظہار کرتے ہیں کہ اس میں صحیح روایات کے علاوہ ضعیف روایات کو بھی نقل کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مولود نامے کو بھی صحیح یا ضعیف روایات کو نقل کرتے ہوئے ہی تالیف کیا گیا ہے۔

اردو زبان کا کوئی مولود نامہ اٹھا کر دیکھیں تو اس میں کتب سیرت کی جھلک ضرور نظر آئے گی۔ علامہ راشد الخیری نے **آمنہ کا لال** کے ابتداء میں ہی لکھ دیا کہ یہ سیرت کی کتاب نہیں ہے لہٰذا اس میں واقعہ معراج اور لڑائیوں کے حالات و واقعات درج نہیں کیے۔ لیکن اس کے واقعات و موضوعات کا مطالعہ کریں تو وہ کتب سیرت سے ہی اخذ شدہ ہیں؛ جیسا کہ عبد المطلب کی شادی اور بیٹے کی قربانی، عبداللہ کی شادی اور وفات، آپ کی تشریف آوری اور رضاعت، حضرت خدیجہ سے نکاح، پہلی وحی کا نزول، ہجرت اور سرور کائنات کے نکاح۔ یہ سب ایسے عنوانات ہیں جو اس سے بہت قبل سیرت کی کتب میں بیان ہو چکے ہیں۔

کتب سیرت سے نہ صرف ادبا نے استفادہ کیا بل کہ علما نے تو خاص طور پر انہی کتب سے مواد اخذ کرتے ہوئے مولود

نامے تخلیق کیے۔مولوی خیرا لدین گوپاموی نے ریاض الازہار فی احوال سید الابرار المعروف بہ دواز دہ مجلس کی پہلی مجلس، جس میں آپ کے فضائل بیان ہوئے ہیں، میں ہی اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ اس کا مواد قرآن و حدیث اور سابقہ کتب سے اخذ کیا ہے۔علاوہ ازیں نور محمدی کی پیدائش ، حالات والدین، احوال پیدائش، ذکر سفر میمنت، دعوت اسلام ، حلیہ شریف، عادات مبارکہ، واقعہ معراج، غزوات اور وفات شریف کو اس مولود نامے میں بیان کیا گیا ہے اور یہ تمام واقعات و حالات سیرت کی کتب سے ہی اخذ کردہ ہیں۔جیسا کہ اس بات کا اقرار پہلی مجلس میں کر دیا گیا ہے کہ اس میں فضائل سرکار، قرآن مجید، احادیث اور سابقہ کتب سے لیے گئے ہیں۔ آپ ﷺ کے وقتِ بعثت کا حوالہ مولوی خیر الدین گوپاموی نے محمد بن اسحاق سے دیا ہے۔ وہ اس ضمن میں لکھتے ہیں:

" محمد بن اسحاق نے اپنی کتاب مغازی میں لکھا ہے کہ تبع نے واسطے آنحضرت ﷺ کے ایک گھر مدینے میں بنایا اور اس کے ساتھ چار سو عالم توریت کے تھے سب اس کی رفاقت کو چھوڑ کر بہ آرزوئے ادراک شرف صحبت نبی آخر الزمان مدینے میں رہ گئے اور تبع نے ہر ایک کے واسطے وہاں گھر بنا دیا۔"[19]

اسی طرح مولوی خیرالدین گوپاموی نے اسی مولود نامے کی دوسری مجلس میں حضرت عبدالمطلب کی نذر ماننے کا واقعہ بیان کیا ہے جو کہ اکثر قدیم و جدید کتب سیرت میں موجود ہے۔مسجد نبوی کے ستون کا نبی پاک کی مفارقت میں گریہ زاری کرنا، معراج کا واقعہ و معجزات، آپ کے نور کا پاک پشتوں میں منتقل ہونا، ابولہب کی سزا میں تخفیف کا ہونا، حضرت عبداللہ کی شادی، حضرت عبداللہ کی وفات ، یہ ایسے واقعات ہیں جو مولوی خیر الدین گوپاموی نے اپنے مولود نامے میں تحریر کیے ہیں لیکن یہ تمام سیرت کی کتب سے ہی لیے گئے ہیں۔صاف ظاہر ہے مولود ناموں کے واقعات کا ماخذ ان سے قبل تحریر کردہ کتب احادیث ، کتب سیرت اور قرآن مجید ہی تھے، تو مولوی خیر الدین گوپاموی نے نہ صرف قرآن و احادیث سے استفادہ کیا بل کہ کتب سیرت سے بھی معجزات و واقعات کو اخذ کر کے اپنے مولود نامے کی زینت بنایاہے۔

شاہ سلامت اللہ نے **خدا کی رحمت** کے نام سے اردو نثر میں مولود نامہ لکھا تو اس میں انہوں نے اس امر کا اعتراف تو نہیں کیا کہ اس تالیف کا ماخذ کیا ہے مگر انہوں نے ابتداءمیں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ معتبر کتابوں سے اس عمل (میلاد منانے) کا رواج پایا جاتا ہے۔تاہم بعد ازاں انہوں نے بھی حسب ِروایت عبداللہ کی شادی اور ایک عورت کا ان سے نکاح کی خواہش کرنا ، وقت ِولادت کے معجزات، آپ کا پیدائش کے وقت سجدہ کرنا، نوشیروان کے محل کا ہلنا، چودہ کنگرے گرنا، دریاچہ سادہ کا خشک ہونا، جنگل سماوہ میں نہر کا جاری ہونا، فارسیوں کی آگ کا بجھنا، آپ کی رضاعت کے وقت کی کرامات، فرشتوں کا آپ کا پیٹ کا چاک کرنا، آپ کا حلیہ مبارک اور دیگر معجزات بیان کیے ہیں۔یہ تمام احوال ، واقعات و معجزات انہی کتب سیرت کے اثرات کا نتیجہ ہیں۔گو کہ ان مولود ناموں میں بھی مواد اور موضوعات **سیرت النبی** پر لکھی گئی کتب سے ہی لیے گئے ہیں مگر ان میں الفاظ کا چناؤ ان سے قدرے مختلف ہے۔یعنی ان کے اسلوب میں مبالغہ آمیز، پر تخیل ، پر سوز اور پر شکوہ الفاظ کی

بہتات ہے اور اسی اسلوب کی بناء پر اس صنف نے مقبولیت حاصل کی۔حالانکہ اس میں انہی کتب سیر سے اخذ کردہ واقعات کو ہی بیان کیا گیا ہے۔ مگر عجز و احترام کا عنصر کتب سیر اور مولود ناموں، دونوں میں پایا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں شک کی گنجائش نہیں کہ ان مولود ناموں نے عوام کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے، خلقِ خدا کا تعلق نبی پاک کی ذات گرامی سے جوڑنے میں مدد کی ہے اورآپ ﷺ کی سیرت مبارکہ کو ان پڑھ یا کم پڑھے لکھے طبقات تک آسانی سے پہنچایا۔لوگوں کے قلوب میں عشق مصطفی کو جگایا۔ گو کہ ان میں بیشتر روایات قرآن ، احادیث اور کتب سِیَر سے ہی لی گئی ہیں۔ جہاں تک ضعیف اور وضعی واقعات و روایات کا تعلق ہے تو یہ نہ صرف مولود ناموں میں پائی جاتی ہیں بل کہ کتب سیر میں بھی پائی جاتی ہیں۔سید سلیمان ندوی نے **سیرت النبی** کی جلد سوم میں ان روایات کی وضاحت کی ہے جو غیر مستند یا وضعی ہیں لیکن اس امر کا اعتراف بھی کیا ہے کہ سیرت اور فضائل کی کتب میں ضعیف اور وضعی روایات جمع ہو گئیں۔وہ لکھتے ہیں:

"گو ان میں سے بعض روایتوں کی اہل سیر اور مصنفین نے فضائل نبوی میں اپنی کتابوں میں درج کیا ہے مگر اس سے ان کی صحت ثابت نہیں ہوتی اور اگر ان میں کوئی روایت سنداً صحیح ثابت ہو جائے تو اس خاکسار ہیچمدان کو اس کے قبول کرنے سے کوئی عذر نہیں۔"[20]

مولود ناموں میں بہت سی ایسی روایات رواج پا گئیں جو کہ روایت و درایت کے اصولوں پر پورا نہیں اترتیں، اس کی وجہ نبی پاک ﷺ کے عشق میں ڈوب کر مبالغہ آرائی کرنا ہے، کیوں کہ امتِ مسلمہ کو متاثر کرنے کے لیے علما نے مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہوئے غیر مستند روایات کو ان مولود ناموں کا حصہ بنایا اور بغیر کسی حوالہ کے بھی روایات کی تعداد کم نہیں مگر یہ عنصر سیرت کی کتب میں بھی پایا جاتا ہے۔

سید محمد علی نے **مولود حبیب خدا** میں نبی پاک کی ولادت، معراج شریف اور حلیہ مبارک بیان کیا ہے لیکن یہ سب موضوعات سیرت کی کتب سے ہی اخذ کردہ ہیں اور وہی معجزات بیان ہوئے ہیں جو کتب سیرت و مغازی میں بیان ہوئے ہیں۔ مولوی عبدالرحیم نے **رحمت الرحیم فی ذکر النبی الکریم** میں حضور کے نور مبارک، کرامات جو بوقت ولادت سے پہلے ظہور پذیر ہوئیں، وقتِ ولادت کے معجزات ، معراج شریف،درختوں اور پتھروں کا آپ ﷺ کوسجدہ اور سلام کرنا، آپ ﷺ کی صورت اور جسم، آپ ﷺ کی خصلتوں کا بیان، آپ ﷺ کی وفات کا، جیسے موضوعات سے مزین مولود نامہ ہے۔درختوں اور پتھروں کے سجدہ کرنے بارے لکھتے ہیں:

" جب حضرت ﷺ بارہ برس کے ہوئے ابوطالب ملک شام کو مال سوداگری کا لے کر چلے حضرت ﷺ کو بھی ساتھ لیا۔راہ میں ایک عالم درویش پادری کا گرجا تھا جب قافلہ وہاں پہنچا وہ پیشوائی کو آیا اور ہر طرف دیکھنے لگایہاں تک کہ حضرت ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور پشت مبارک کھول کر مہر نبوت کو چوم لیا اور کہا یہ پیغمبروں کا سردار ہے۔ پھر آپ کے طفیل سارے قافلے کو دعوت دی۔لوگوں نے پوچھا تم نے کس طرح ان کو پہچانا کہا جب تم لوگ پہاڑ کی گھاٹی سے اترتے تھے تمام درخت اور پتھر آپ کو سجدہ کرتے تھے السلام علیک یا رسول اللہ۔"[21]

درختوں اور پتھروں کا آپ کو سلام کرنے کا معجزہ ہے تو یہ مغازی رسول میں بھی بیان ہوا ہے۔جو کہ عروہ بن زبیر کی تحریر کردہ ہے، جس کا شمار کتبِ سیرت کی ابتدائی کتب میں ہوتا ہے۔حضرت عروہ بن زبیر نے پہلی صدی ہجری کا دور پایا ہے اور 93 یا 94 ہجری میں وفات پائی ہے۔وہ درختوں اور پتھروں کے سلام کرنے کے بارے لکھتے ہیں:

"جب اس چیز کو آپ ﷺ نے قبول کر لیا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی تھی تو آپ ﷺ پلٹ کر اپنے گھر تشریف لائے۔"[22]

مغازی رسول اللہ میں حضرت عروہ بن زبیر نے نہ صرف غزوات پر قلم اٹھایا بل کہ وحی اور بعثت کی ابتداء، ہجرت ، معراج کا واقعہ ، آپ کا مرض وفات، حجۃ الوداع جیسے موضوعات بیان کیے ہیں جو کہ بعد ازاں مولود ناموں میں بھی درج کیے گئے ہیں یعنی مولود ناموں میں شامل موضوعات انہی کتب سیرت سے لیے گئے ہیں۔

نتائج وسفارشات

1۔ کتب المغازی و سیرت لکھنے کی روایت تو پہلی صدی ہجری میں ہی پڑ چکی تھی۔

2۔ مسلمانوں کی نبی پاک کی ذات مبارکہ سے والہانہ محبت نے ان کتب سے دیگر اصناف اخذ کیں اور ان کو مختلف ناموں سے موسوم کیا۔تاہم ان سب اصناف کی بنیاد یہی کتب سیر تھیں جو کہ اس سے قبل کتب مغازی کے نام سے شہرت رکھتی تھیں۔

3۔مولود نامہ ہو یا نور نامہ،معراج نامہ ہویا وفات نامہ، ان سب کی کڑیاں انہی قدیم کتبِ سیر و المغازی سے جا ملتی ہیں اور ان کے نقوش اردو کے مولود نامے میں بھی پائے جاتے ہیں۔

4۔اردو کے نثری مولود نامے پڑھتے یا سنتے ہوئے ایسے ہی محسوس ہوتا ہے جیسے سیرت النبی کی کتاب کا کوئی حصہ پڑھ یا سن رہے ہوں۔

5۔ تاریخ وسیرت کی کتب کے لیے حوالے درکار ہوتے ہیں اور ان میں بعض روایات پر اعتراض اٹھائے جاسکتے ہیں مگر مولود ناموں کی تخلیق عقیدت اور ثواب کی نیت سے کی گئی ہے۔لہٰذا ان مولود ناموں میں ایسے بیان کیے گئے معجزات وارہاصات کے حوالے سے اتنی سختی نہیں پائی جاتی کیوں کہ ان کا بنیادی مقصد امت مسلمہ کو نبی ﷺ کی ذات سے روشناس کرانا اور ان کے دل میں آپ کی محبت وعقیدت پیدا کرنا ہے۔

6۔سیرت و تاریخ کی کتب میں بیان کردہ روایات کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھنے کی ضرورت ہے، کیوں کہ ان میں بعض کمزور روایات بھی پائی جاتی ہیں، جیسا کہ محل کے کنگروں کا گرنا،بتوں کا گر جانا وغیرہ، جن کی سند مشکوک ہے اور محققین و مورخین نے ان پر اعتراض اٹھائے ہیں۔

CC BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

حواشی وحوالہ جات

[1] القرآن 21:33۔

Al-Qur’ān 33:21.

[2] ڈاکٹر انور محمود خالد، **اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ**، (لاہور: اقبال اکادمی، طبع اول، 1998)، ص280۔

Dr. Anwar Mehmood Khalid, Urdu Nasar mein Seerat e Rasool, (Lahore: Iqbal Academny, 1st ed. 1998), p. 280

[3] محمد مظفر عالم جاوید صدیقی، اردو میں میلاد النبی ﷺ، (تحقیق، تنقید، تاریخ)، (لاہور: فکشن ہاؤس، 1998)، ص236۔

Muhammad Muzafffar Alam Javed Siddiqui, Urdu Mn Milad ul Nabi peace be upon him, (Research, Criticism, History), (Lahore: Fiction House, 1998), p. 236.

[4] ایضاً ص178-189۔

Ibid, p. 178-189.

[5] سر سید احمد خاں، جلاء القلوب بذکر المحبوب، (دہلی: سید محمد خاں بہادر چھاپہ خانہ لیتھوگرافک پریس، (1259ھ)، ص63۔

Sir Syed Ahmad Khan, Jila ul Qoloob Bazikrul Mahboob, (Dehli: Syed Muhammad Khan Bahadar Chhapa Khana, Letho Graphic Press, 1259 H), P.63

[6] ڈاکٹر آفتاب احمد آفاقی (مرتبہ)، مولود شریف از مولانا الطاف حسین حالی، (نئی دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، 2001)، ص27۔

Dr. Aftab Ahmad Afaqi(compiler), Molood Sharif by Molana Altaf Hussain Hali, (New Delhi: Anjuman e Taraqqi Urdu Hind, 2001), P.27

[7] علامہ مفتی سید غلام الدین نعیمی (مترجم)، مدارج النبوت از شیخ عبد الحق محدث دہلوی، (لاہور: شبیر برادرز، 2004)، ج2، ص33-34۔

Allama Mufti Syed Ghulam ud Din Naeemi, Madaj ul Nabuwat by Sheikh Abdul Haq Mohaddis Dehlvi, (Lahore: Shabeer Brothers, 2004), Vol. 2, P.33-34

[8] امیر احمد امیر مینائی، خیابان آفرینش، (حیدر آباد دکن: مطبع امیر المطابع، 1305ھ)، ص6۔

Ameer Ahmad Ameer Menai, Khayaban e Aafrinish, (Haiderabad Daccan: Matba Ameer ul Mataabeh, 1305 H), P.6

[9] علامہ شبلی نعمانی، علامہ سید سلیمان ندوی، سیرۃ النبی، (لاہور: ادارہ اسلامیات، 2002)، ج1، ص125۔

Allama Shibli Numani, Allama Syed Suleman Nadvi, Seerat ul Nabi (Lahore: Idara e Islamiat, 2002), Vol.1, P.125

[10] ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یسار المطلبی، سیرت رسول پاک (مترجم) علامہ محمد اطہر نعیمی، (لاہور: مکتبہ نبویہ، 1421ھ)، ص140

Abu Abdullah Muhammad Bin Ishaq Bin Yassar ul Matlbi, Seerat Rasool e Pak (translated by) Allama Muhammad Athar Naeemi, (Lahore: Maktaba Nabwiya, 1421 H), P.140

[11] میر مہدی مجروح، انوار الاعجاز، (دہلی: مطبع فوق کاشی، 1887)، ص23

Mir Mehdi Majrooh, Anwar ul Ijaz, (Delhi: Matba Fouq Kashi, 1887), P.23

[12] ابن ہشام، سیرت النبی، (مترجم) مولانا قطب الدین احمد محمودی، (لاہور: اسلامی کتب خانہ، س۔ن)، ج2، ص15

Ibne Hashsham, Seerat ul Nabi (transalted by) Molana Qutab ud Din Ahmad Mahmoodi, (Lahore: Islami Kutub Khana), Vol. 2, P.15

[13] خواجہ حسن نظامی، میلاد نامہ اور رسول بیتی، (دہلی: درویش پریس، 1918)، ص (ج)

Khawaja Hassan Nizami, Milad Nama aur Rasool Beti, (Delhi: Darwaish Press, 1918), P.(Jeem)

[14] ایضاً، ص33

Ibid, P.33

[15] ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن یسار المطلبی، سیرت رسول پاک بروایت ابن اسحاق، (مترجم) مولانا محمد اطہر نعیمی، (لاہور: مکتبہ نبویہ، 1421ھ)، ص138

Abu Abdullah Muhammad Bin Ishaq Bin Yassar ul Matlbi, Seerat Rasool e Pak (translated by) Allama Muhammad Athar Naeemi, (Lahore: Maktaba Nabwiya, 1421 H), P.138

[16] ابن ہشام، سیرت النبی، (مترجم) مولانا قطب الدین احمد محمودی (لاہور: اسلامی کتب خانہ، س۔ن)، ج2، ص160

Ibne Hashsham, Seerat ul Nabi (transalted by) Molana Qutab ud Din Ahmad Mahmoodi, (Lahore: Islami Kutub Khana), Vol. 2, P.160

[17] علامہ شبلی نعمانی، علامہ سید سلمان ندوی، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، (لاہور: ادارہ اسلامیات، 2002)، ج1، ص123

Allama Shibli Numani, Allama Syed Suleman Nadvi, Seerat ul Nabi (Lahore: Idara e Islamiat, 2002), Vol.1, P.123

[18] مولوی محمد علی خاں سعیدی، مولود سعیدی، (لاہور: ملک دین محمد تاجر کتب، 1916)، ص31

Molvi Muhammad Ali Khan Saeedi, Molood e Saeedi, (Lahore: Malik Din Muhammad Tajir Kutab, 1916), P.31

[19] مولوی محمد خیر الدین گوپاموی، ریاض الازہار فی احوال سید الابرار المعروف بہ دوازدہ مجلس، (لکھنؤ: منشی نول کشور، 1868)، ص66

Molvi Muhammad Khair ud Din Gopamvi, Riaz ul Azhar fi Ahwaal ul Syed ul Abrar almaroof beh Dawazdeh Majlis, (Lakhnau: Munshi Nawal Kishour, 1868), P.66

[20] علامہ شبلی نعمانی، علامہ سید سلیمان ندوی، سیرت النبی (لاہور: ادارۂ اسلامیات، 2002)، ج3، ص433

Allama Shibli Numani, Allama Syed Suleman Nadvi, Seerat ul Nabi, (Lahore: Idara e Islamiat, 2002), Vol.3, P.433

[21] مولوی عبد الرحیم ہادی، رحمت الرحیم فی ذکر النبی الکریم، (لاہور: مطبع دین محمدی، 1902)، ص92-82

Molvi Abdul Raheem Hadi, Rehmat ur Raheem fi Zikr un Nabi el Kareem, (Lahore: Matba Din Muhammadi, 1902), P. 82-92

[22] عروہ بن زبیرؓ، مغازی رسول اللہ، (مترجم) محمد سعید الرحمن علوی، (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 2000)، ص102

Urwa bin Zubair, Mughazi Rasool Ullah, (translated by) Muhammad Saeed ur Rehman Alvi, (Lahore: Idara e Saqafat Islamia, 2000), P.102